کراچی آڈیشن نصاب ذہنی آزمائش سیزن 16

سوال: حضرت سیدنا یحیی بن یمان رحمۃ اللہ علیہ حضرت سیدنا سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق کیا ارشاد فرماتے ہیں؟

جواب: حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن یمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی جیسا کوئی دیکھا نہ انہیں کسی کی مانند سمجھتا ہوں، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس دنیا آئی مگر آپ نے اس سے منہ پھیر لیا۔

سوال: حضرت سیدنا سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ تنہائی میں کیا دعا مانگا کرتے تھے؟

جواب: حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن یمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان نے بیان کیا کہ میں نے کان لگا کر چپکے سے حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو یہ کہتے سنا: اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! میرے عیبوں کو ہمیشہ چھپائے رکھ، اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! میرے عیبوں کو ہمیشہ چھپائے رکھ۔

سوال: سب سے مشکل علاج کس چیز کا علاج ہے؟

جواب: حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں نے کبھی اپنے نفس کے علاج سے زیادہ دشوار علاج کسی شے کا نہیں کیا، کبھی وہ میرے خلاف ہوتا ہے اور کبھی موافق۔

سوال: حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بھائی کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب: حضرت سیِّدُنا احمد زُبَیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے ایک بھائی نے آپ کو خط لکھا کہ مجھے مختصر لفظوں میں نصیحت کیجئے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے انہیں لکھا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ مجھے اور آپ کو ہر آفت و برائی سے محفوظ رکھے، اے میرے بھائی! دنیا کا غم کبھی ختم نہیں ہوتا، اس کی خوشی ہمیشہ باقی نہیں رہتی اور اس کی فکر کبھی ختم نہیں ہوتی، لہٰذا اپنے لئے عمل کرو تاکہ نجات حاصل ہو اور سستی نہ کرو کہ تم ہلاک ہو جاؤ۔

سوال: دنیا اور آخرت کی مثال دیتے ہوئے سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کون سا شعر پڑھا کرتے تھے؟

جواب: حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن یمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی یہ شعر

مثال کے طور پر پیش فرمایا کرتے تھے:

بَاعُوْا جَدِیْدًا جَمِیْلًا بَاقِیًا اَبَدًا   بِدَارِسٍ خَلَقٍ یَا بِئْسَ مَا اتَّجَرُوْا

ترجمہ: انہوں نے نئی خوبصورت اور ہمیشہ باقی رہنے والی (آخرت) کو پُرانی اور مٹنے والی (دنیا) کے بدلے بیچ دیا، ان کی تجارت کتنی بُری ہے۔

سوال: سخاوت اور بخل کیا ہیں؟

جواب: حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سخاوت جنت میں ایک درخت ہے اور اس کی شاخیں دنیا میں ہیں تو جس نے اس کی کسی شاخ کو تھام لیا یہ اسے جنت میں کھینچ لے گی اور بخل جہنم میں ایک درخت ہے اور اس کی شاخیں دنیا میں ہیں تو جس نے اس کی کسی شاخ کو پکڑ لیا یہ اسے جہنم میں کھینچ لے گی۔

سوال: حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے کس طرح کی خرید و فروخت سے منع فرمایا؟

جواب: حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم، شَفِیْعِ مُعَظَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دھوکے والی خرید و فروخت سے منع فرمایا ہے۔

سوال: کیا مردے کی بھی حرمت ہوتی ہے؟

جواب: جی ہاں... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے کہ حضور رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مردے کی ہڈی توڑنا گویا زندگی میں اس کی ہڈی توڑنا ہے۔

سوال: علما کا مقابلہ کرنے یا جاہلوں سے جھگڑا کرنے کی غرض سے علم حاصل کرنا کیسا ہے؟

جواب: حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت، شَفِیْعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے علما سے مقابلہ کرنے، جاہلوں سے جھگڑا کرنے یا لوگوں کا مال کھانے کے لئے علم حاصل کیا تو آگ اس کے زیادہ لائق ہے۔

سوال: صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو برا بھلا کہنے کی کیا نحوست ہے؟

جواب: حضرت سیِّدُنا عطاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ سرورِ کونین، دکھی دلوں کے چین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے میرے صحابہ کو گالی دی اس پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی لعنت ہے۔

سوال: حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حجرِ اسود کو بوسہ دے کر اس سے کیا فرمایا؟

جواب: حضرت سیِّدُنا سُوَید بن غفلہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے دیکھا کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ حجرِ اسود کو بوسہ دے کر اس سے لپٹ گئے اور فرمایا: میں نے رسولِ پاک، صاحب لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا ہے کہ وہ تجھے بہت چاہتے تھے۔

سوال: بتائیں حقیقی مسکین کون ہے؟

جواب: حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضورِ رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مسکین وہ نہیں جو ایک دو لقموں کے لئے دربدر پھرتا ہے بلکہ مسکین وہ ہے جس کے پاس ضرورت پوری کرنے کے لئے کچھ نہ ہو، وہ لوگوں سے سوال کرنے میں شرمائے اور اُس کی حالت کا بھی پتا نہ چلے کہ اس پر صدقہ کیا جاسکے۔

سوال: بھوک برداشت کرنے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت آپ بیٹھ کر نماز ادا فرمارہے تھے، میں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ بیٹھ کر نماز ادا فرمارہے ہیں آپ کو کیا تکلیف پہنچی ہے؟ ارشاد فرمایا: ابو ہریرہ! بھوک کی وجہ سے۔ فرماتے ہیں: یہ سن کر میں رونے لگا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: روؤمت کیونکہ بھوکا رہنے والے کو روزِ محشر کی سختی نہیں پہنچے گی جبکہ اُس نے دنیا میں ثواب کی امید پر صبر کیا ہو۔

سوال: قرض کا بدلہ کیا ہے؟

جواب: حضرت سیِّدُنا ثابت بن قیس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رحمتِ عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے کچھ قرض لیا، پھر جب واپس کیا تو فرمایا: قرض کا بدلہ تعریف اور پوری ادائیگی ہے۔

سوال: کیا مردے بھی سنتے ہیں؟

جواب: حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرورِ کونین، نانائے حَسَنَیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک مردہ جوتیوں کی آواز سنتا ہے جب لوگ اُسے پیٹھ دے کر پھرتے ہیں۔

سوال: علم کے اہل کون لوگ ہیں؟

جواب: حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: علم کے اہل وہی لوگ ہیں جو اپنے علم پر عمل کرتے ہیں۔

سوال: کیا ضروریات زندگی کو طلب کرنا دنیا کی محبت کہلاتا ہے؟

جواب: سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: تمہارا ضروریاتِ زندگی کو طلب کرنا دنیا کی محبت نہیں ہے۔

سوال: حضرت سیدنا عیسی علیہ السلام تعلیم دیتے وقت کیا نصیحتیں ارشاد فرماتے تھے؟

جواب: حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: میں تمہیں اس لئے تعلیم دیتا ہوں کہ تم بھی تعلیم دو، اس لئے نہیں کہ تم خود پسندی میں مبتلا ہو جاؤ، اے زمین کے لئے نمک کی حیثیت رکھنے والو! تم خراب نہ ہونا کیونکہ جب کوئی چیز خراب ہوتی ہے تو اسے نمک ہی صحیح کرتا ہے اور نمک خراب ہو جائے تو اسے کوئی چیز صحیح نہیں کر سکتی اور تم جنہیں علم سکھاؤ ان سے وہی اجرت لینا جو میں نے تم سے لی ہے (یعنی اوروں کو تعلیم دینا)۔

سوال: عالم کو کیسا ہونا چاہیے اس متعلق حضرت سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ کیا ارشاد فرماتے ہیں؟

جواب: حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: عالم وہ نہیں جو اچھائی اور بُرائی کو جانتا ہو بلکہ عالم وہ ہے جو اچھائی کو جان کر اس کی پیروی کرے اور بُرائی کو جان کر اس سے بچے۔

سوال: حضرت سیدنا سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ نے علم کے کتنے درجات بیان فرمائے؟

جواب: حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: علم کا پہلا درجہ غور سے سننا پھر خاموشی اختیار کرنا، پھر اسے یاد رکھنا پھر اس پر عمل کرنا اور پھر اسے پھیلانا ہے۔

سوال: اصل زندگی اور حقیقی بقا کیا ہے؟

جواب: حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بزرگ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: پہلا جا پہنچا اور دوسرا تھکا ہارا ہانکا جا رہا ہے، بے پایاں انعامات اور چھن جانے کا سخت وزبردست وقت دونوں قریب آچکے ہیں لہٰذا جسے پیچھے چھوڑ جانا ہے اس کے بجائے جس کی طرف بڑھ رہے ہو اس کی اصلاح کرو، حق خالق عَزَّوَجَلَّ کے لیے اور شکر اسی انعام کرنے والے کے لیے ہے، اصل زندگی موت کے بعد اور حقیقی بقا قیامت کے بعد ہے۔

سوال: متقین کو متقین کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: متقین کو متقین اس وجہ سے کہتے ہیں کہ وہ اس چیز سے بچتے ہیں جس سے بچا نہیں جاتا۔

سوال: قیامت کے دن کن تین طرح کے لوگوں کو شدید حسرت ہوگی؟

جواب: حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: منقول ہے کہ قیامت کے دن تین طرح کے لوگوں کو شدید ترین حسرت ہوگی: (۱)...وہ شخص جس کا غلام قیامت کے دن اس سے اچھے عمل لے کر آئے گا۔ (۲)...وہ شخص جو دنیا میں مالدار تھا مگر اس نے اپنے مال سے صدقہ نہیں کیا تو مرنے کے بعد جو اس کا وارث بنا اس نے اُس مال سے صدقہ کیا اور (۳)...وہ شخص جس نے اپنے علم سے نفع نہیں اٹھایا مگر دوسرے نے اس سے سیکھا اور نفع اٹھایا۔

سوال: وہ کون سے کام ہیں جن میں لذت و سرور ہے؟

جواب: حضرت سیِّدُنا محمد بن منکدر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کسی نے پوچھا: اب کوئی ایسی چیز بچی ہے جس سے آپ کو لذت و سرور ملے؟ فرمایا: ہاں مسلمان بھائیوں سے ملاقات کرنا اور ان کے دلوں میں خوشی داخل کرنا۔

سوال: حضرت لقمان حکیم رضی اللہ عنہ نے کس کو بُرا انسان فرمایا؟

جواب: حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا لقمان حکیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَرِیْم سے پوچھا گیا: کون سا انسان بُرا ہے؟ فرمایا: جو یہ بھی پروانہ کرے کہ لوگ اسے برا سمجھیں گے۔

سوال: ایک شخص کو حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے کون سی تین نصیحتیں فرمائی؟

جواب: حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے ایک شیخ نے حدیث بیان کی کہ حضور نَبِیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شخص کو تین نصیحتیں کرتے ہوئے فرمایا: (۱)... موت کو کثرت سے یاد کرو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ تمہیں اس کے سوا ہر غم سے بے پرواکر دے گا (۲)... دعا کو لازم پکڑ لو کیونکہ تم نہیں جانتے کہ تمہاری دعا کب قبول ہو جائے اور (۳)... شکر کو لازم پکڑ لو کیونکہ شکر نعمت میں اضافہ کرتا ہے۔

سوال: آدمی گھر کا سرپرست کب بنتا ہے؟

جواب: حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: آدمی گھر والوں کا سرپرست اس وقت ہوتا ہے جب اسے یہ پروانہ رہے کہ اس نے اپنی بھوک کی شدت کس چیز سے دور کی اور کون سا لباس پہن کر پُرانا کیا۔

سوال: کمزور شخص کی حق تلفی کا کیا وبال ہے؟

جواب: حضرت سیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو مہاجرین کو یہاں گھر دیئے اور ابن مسعود کو بھی ایک حصہ دیا تو آپ کے صحابہ نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! انہیں ہم سے الگ رکھیے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تو پھر مجھے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے بھیجا کیوں ہے؟ بے شک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس اُمَّت کو پاک نہیں فرماتا جس میں کمزور کو حق نہ دیا جائے۔

سوال: عرش کا طواف کرنے والے فرشتوں کو کیا کہتے ہیں؟

جواب: جو ملائکہ عرش کا طواف کرنے والے ہیں انہیں کَرُّوبی (کر، رُو، بی) کہتے ہیں اور یہ ملائکہ میں صاحِبِ سِیادَت ہیں۔

سوال: اچھا عمل اور برا عمل کیا اثرات پیدا کرتے ہیں؟

جواب: حضرت سیِّدُنا حسن بن صالح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اچھا عمل بدن میں قوت، دل میں نور اور آنکھوں میں روشنی پیدا کرتا ہے جبکہ بُرا عمل بدن میں کمزوری، دل میں اندھیرا اور آنکھوں میں اندھا پن لاتا ہے۔

سوال: حدیث پاک کو سننے یاد رکھنے اور آگے بیان کرنے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ نبیوں کے سلطان رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس شخص کو تَر و تازہ رکھے جو ہم سے کوئی حدیث سنے، اسے یاد رکھے حتّٰی کہ اسے اپنے سے زیادہ یاد رکھنے والے تک پہنچادے اور وہ زیادہ یاد رکھنے والا اسے اپنے سے بڑے فقیہ تک پہنچادے کیونکہ بہت سے فقہ اٹھانے والے فقیہ نہیں ہوتے۔

سوال: عورتوں کو مسجد جانے کی ممانعت کی کیا وجہ ہے؟

جواب: اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: اگر میرے سرتاج، صاحبِ معراج صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وہ نئی نئی باتیں ملاحظہ فرماتے جو آپ کے بعد عورتوں نے کی ہیں تو ضرور انہیں مسجد سے منع فرمادیتے، جیسے بنی اسرائیل کی عورتیں منع کر دی گئی تھیں۔

سوال: وہ کون سی تین چیزیں ہیں جو تین چیزوں کیلئے کافی ہیں؟

جواب: حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: دنیا سے یوں گھبراؤ جیسے درندوں سے گھبراتے ہو۔ آپ یہ بھی فرمایا کرتے: زہد کے لیے یقین، عبادت کے لیے علم اور مصروفیت کے لیے عبادت کافی ہے۔

سوال: زاہدین کی کیا نشانی ہے؟

جواب: حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: دنیا میں زہد کا ارادہ رکھنے والوں کی نشانی ایسے شخص کی ہم نشینی کو چھوڑنا ہے جو ان جیسا ارادہ نہیں رکھتا۔

سوال: متقین کی صحبت کا کیا فائدہ ہے؟

جواب: صالح بن موسیٰ کا بیان ہے کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحمَۃُ اللہِ تعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: مجھے نصیحت کیجئے۔ آپ نے فرمایا: متقی لوگوں کی صحبت اختیار کرو کیونکہ یہ تم پر دنیا والوں سے کم بوجھ ڈالیں گے اور دنیا والوں سے زیادہ مدد کریں گے۔

سوال: حضرت سیدنا داوٗد طائی رحمۃ اللہ علیہ وقت کے کس قدر قدر دان تھے؟

جواب: حضرت سیِّدُنا اسماعیل بن رَیَّان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْمَنَّان کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحمَۃُ اللہِ تعَالٰی عَلَیْہ کی دایہ نے کہا: ابو سلیمان! کیا تمہیں روٹی کھانے کا جی نہیں کرتا؟ آپ نے کہا: روٹی کھانے کے بجائے گھول کر پینے سے 50 آیات پڑھنے کا وقت مل جاتا ہے۔

سوال: اللہ عَزَّوَجَلَّ جب کسی بندے کو گناہوں کی ذلت سے نکال کر تقوٰی کی عزت تک لے جاتا ہے تو اس پر کیا انعام فرماتا ہے؟

جواب: حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحمَۃُ اللہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ جب کسی بندے کو گناہوں کی ذلت سے نکال کر تقوٰی کی عزت تک لے جاتا ہے تو اسے مال کے بغیر غنی کرتا، خاندان کے بغیر عزت عطا فرماتا اور انسیت دینے والے کے بغیر انسیت عطا فرماتا ہے۔

سوال: حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحمَۃُ اللہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا ابن سماک رَحمَۃُ اللہِ تعَالٰی عَلَیْہ کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب: حضرت سیِّدُنا ابن سماک رَحمَۃُ اللہِ تعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے بھائی حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحمَۃُ اللہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے یہ نصیحت کی: اس بات کا خیال رکھنا کہ کہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں اس جگہ نہ دیکھے جس سے تمہیں منع کیا ہے اور وہاں سے غیر حاضر نہ پائے جہاں کا تمہیں حکم دیا ہے اور اس سے حیا کرو کہ وہ تم سے قریب اور تم پر قدرت رکھنے والا ہے۔

سوال: جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا اس کے متعلق حدیث پاک میں کیا وعید آئی ہے؟

جواب: حضرت سیِّدُنا جَرِیر رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ لَا یَرْحَمُ النَّاسَ لَا یَرْحَمُهُ اللهُ یعنی جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر رحم نہیں فرماتا۔

سوال: کن دو افراد پر رشک کرنا جائز ہے؟

جواب: حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ حضور نبی کریم، رءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تعَالٰی

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: دوافراد کے سوا کسی پر رشک جائز نہیں۔ ایک وہ شخص جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ مال دے کر نیک کاموں میں خرچ کرنے پر لگادے، دوسرا وہ شخص جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ علم دے تو وہ اس کے مطابق عمل کرے اور لوگوں کو سکھائے۔

سوال: حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی امت کے حق میں خاص دعا کون سی ہے؟

جواب: حضرت سَیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیّ رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہر نبی کی خصوصاً ایک مقبول دعا ہے اور میں نے اپنی وہ دعا اپنی اُمَّت کی شفاعت کے لئے بچا رکھی ہے۔

سوال: حضرت سیدنا ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ کی کنیت کیا ہے؟

جواب: ابو اسحاق

سوال: اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے مختصر حالات بتائیں؟

جواب: حضرتِ علّامہ مولٰینا الحاج الحافظ القاری شاہ امام احمد رَضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کی ولادت باسعادت بریلی شریف کے محلّہ جسولی میں ۱۰ شوّالُ المُکَرَّم ۱۲۷۲ھ بروز ہفتہ بوقتِ ظہر مطابِق ۱۴ جون ۱۸۵۶ کو ہوئی۔ سِنِ پیدائش کے اِعتبار سے آپ کا تاریخی نام اَلْمُختار (۱۲۷۲ھ) ہے آپ کا نامِ مبارَک محمد ہے، اور آپ کے دادا نے احمد رضا کہہ کر پکارا اور اسی نام سے مشہور ہوئے۔

سوال: اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے پہلا فتوی کس عمر میں دیا؟

جواب: صرف تیرہ سال دس ماہ چار دن کی عمر میں۔

سوال: اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی شاہکار کتاب فتاوی رضویہ کا مختصر تعارف بتائیں؟

جواب: فتاوی رضویہ کا مکمل نام "العطایا النبّویۃ فی الفتاوی الرضویۃ" ہے۔ فتاویٰ رضویہ (جدید) کی 30 جلدیں ہیں جن کے کُل صفحات: 21656، کل سُوالات وجوابات: 6847 اور کل رسائل: 206 ہیں۔

سوال: اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کب ہوئی؟

جواب: ۲۵ صفرُ المُظفَّر ۱۳۴۰ھ مطابق ۱۹۲۱ کو جُمُعَۃُ المبارَک کے دن ہندوستان کے وقت کے مطابق 2 بج کر 38 منٹ پر، عین اذان کے وقت اِدھر مُؤَذِّن نے حَیَّ عَلَی الفلاح کہا اور اُدھر امامِ اَہلسُنّت الشاہ امام اَحمد رَضا خان علیہِ رَحمۃُ الرَّحمٰن نے داعیٔ اَجل کو لبیک کہا۔

سوال: بزرگان دین میں سے چند کے ملفوظات کے نام بتائیں؟

جواب: "دلیلُ العرِفان" ملفوظات حضرت خواجہ معین الدین چشتی علیہ رحمۃ اللہ القوی

(۲) ''فَوَائِدُ السَّالِکِیْن'' ملفوظات حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی علیہ رحمۃ اللہ الھادی

(۳) ''راحتُ القُلُوب'' ملفوظات حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۴) ''فَوَائِدُ الفواد'' ملفوظات حضرت نظام الدین اولیاءِ محبوب الٰہی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۵) ''اَنِیْسُ الاَرْوَاح'' ملفوظات حضرت خواجہ عثمان ہارونی علیہ رحمۃ اللہ الغنی

سوال: غیر عالم کا وعظ کرنا کیسا ہے؟

جواب: غیرِ عالِم کو وعظ کہنا (یعنی مذہبی باتوں کا بیان کرنا) حرام ہے۔

سوال: قضائے عُمری کن نمازوں کی ہوتی ہے؟

جواب: قضائے عُمری صرف فرض اور وتر کی ہوتی ہے۔

سوال: مریض کی عیادت کیلئے جائیں تو کون سی دعا پڑھیں؟

جواب: جب مریض کی مزاج پُرسی کرنے یا طبیعت پوچھنے کے لیے جائیں تو اُس وقت یہ دُعا پڑھیں" : لَابَاْسَ طُھُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰہ یعنی گھبرانے کی ضَرورت نہیں اِنْ شَآءَ اللّٰہ) اگر اللہ پاک نے چاہا تو) یہ بیماری آپ کو گناہوں سے پاک کرنے والی ثابت ہو گی۔"

سوال: کیا Left Hand (یعنی اُلٹے ہاتھ) سے ہاتھ ملانا گناہ ہے؟ (سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

جواب: دونوں ہاتھوں سے مُصافحہ کرنا سُنَّت ہے۔ ایک ہاتھ ملانا سُنَّت نہیں ہے لہٰذا صِرف سیدھا ہاتھ بھی ملائیں گے تو سُنَّت ادا نہیں ہو گی۔

سوال: اللہ پاک کن چار بابرکت راتوں میں بھلائی کے دروازے کھول دیتا ہے؟

جواب: حضرتِ سَیِّدَتنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سُنا کہ اللہ پاک چار راتوں میں بھلائیوں کے دَروازے کھول دیتا ہے(۱) بقر عید کی رات) یعنی ذُوالْحِجَّۃ کی دَسویں رات جس کی صبح بقرہ عید ہوتی ہے۔) (۲ (عیدُ الفطر کی رات) یعنی رَمضان شریف جب پورا ہو جاتا ہے اور عید کا چاند نظر آجاتا ہے۔) (۳ (شعبان کی پندرھویں رات کہ اِس رات میں مَرنے والوں کے نام اور لوگوں کا رِزق اور اس سال حج کرنے والوں کے نام لکھے جاتے ہیں۔ (۴) عرفہ یعنی آٹھ اور نو ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرام کی دَرمیانی رات۔ چاروں راتوں میں اذانِ فجر تک بھلائیوں کے دَروازے خُصُوصیت کے ساتھ کھلے رہتے ہیں۔

سوال: کیا شَبِ بَراءَت یعنی چھٹکارے کی رات بھی کچھ لوگ بخشش سے محروم رہ سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! شَبِ بَراءَت یعنی چھٹکارے کی رات میں بھی بعض لوگ بخشش سے محروم رہتے ہیں جیسا کہ حضرتِ سَیِّدَتنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا سے حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میرے پاس جبرئیل (عَلَیْہِ

السَّلَام) آئے اور کہا کہ یہ شعبان کی پندرھویں رات ہے، اس میں اللہ پاک جہنم سے اتنوں کو آزاد فرماتا ہے جتنے قبیلۂ بنی کلب کی بکریوں کے بال ہیں مگر کافر، عَداوت والے، رِشتہ کاٹنے والے، کپڑا لٹکانے والے، والدین کی نافرمانی کرنے والے اور شراب کے عادی کی طرف نظرِ رَحمت نہیں فرماتا۔ حدیثِ پاک میں کپڑا لٹکانے والے سے مُراد وہ لوگ ہیں جو تکبُّر کے ساتھ ٹخنوں کے نیچے پاجامہ یا کرتا لٹکاتے ہیں۔

سوال: اگر قاتِل توبہ کرنا چاہے تو اس کا طریقہ کیا ہوگا؟

جواب: جس نے قتل کیا وہ قاتِل کہلاتا ہے اور جسے قتل کیا گیا وہ مقتول ہوتا ہے۔ قتل میں تین حقوق ہوتے ہیں: (۱) حق اللہ (۲) حقِ مقتول (۱) حقِ وُرَثا۔ سچی توبہ سے اللہ پاک کا حق مُعاف ہو جائے گا۔ مقتول یعنی جو قتل ہوا اس کا حق ابھی باقی ہے، بندہ اگر سچی ندامت لے کر آئے تو اللہ پاک کی رَحمت سے اُمّید ہے کہ قاتِل اور مقتول کے دَرمیان قیامت کے دِن صلح کروادے اور یوں بندے کا حق بھی مُعاف ہو جائے۔ اگر سارے وارث مُعاف کر دیں گے تو ان کا حق بھی مُعاف ہو جائے گا اور اگر وارثوں نے حق مُعاف نہیں کیا تو پھر قِصاص، دِیت وغیرہ جو بھی شریعت کے تقاضے ہیں وہ پورے کرنے ہوں گے۔ اس کا فیصلہ قاضی یعنی جج کرے گا عام بندے یہ فیصلے نہیں کریں گے۔

سوال: نماز میں کپڑا ٹخنوں سے اوپر یا نیچے رکھنے کے کیا اَحکام ہیں؟

جواب: نماز میں کپڑا ٹخنوں سے نیچے لٹکائے رکھنے سے نماز مکروہِ تنزیہی ہوتی ہے اور اگر کپڑا تکبُّر کی وجہ سے ٹخنوں سے نیچے رکھا تو نماز مکروہِ تحریمی ہو جائے گی یعنی ایسا کرنا ناجائز ہے لہٰذا اس سے بچنا چاہیے، پاجامہ شلوار کرتا ٹخنوں سے اوپر رکھنا چاہیے کہ یہ سنَّت ہے اور سنَّت میں عظمت، بَرکت اور نجات ہے۔

سوال: سُوال: شہیدِ صبر کسے کہتے ہیں اور اس کا اجر کیا ہے؟

جواب: اَلعَجَبُ الْاِمداد میں ہے: وہ مسلمان سنی المذہب صَحِیْحُ الْعَقِیدہ جسے ظالم نے گرفتار کرکے بحالت بے کسی اور مجبوری قتل کیا، سولی یعنی پھانسی دی کہ یہ بوجہ اَسیری قتال ومدافعت پر قادر نہ تھا (یعنی اس کو ایسا قید کرلیا یا باندھ دیا کہ بے چارہ مُقابلہ بھی نہیں کر سکتا تھا، اپنے آپ کو بچا بھی نہیں سکتا تھا اور اسی بے کسی کے عالَم میں اسے قتل کر دیا) تو اس شہیدِ صبر کے لیے یہ رِعایت ہے (کہ اس کے حقوق اللہ اور حقوق العباد مُعاف ہو جائیں گے۔) فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: قتلِ صبر کسی گناہ پر نہیں گزرتا مگر یہ کہ اس کو مٹا دیتا ہے۔

سوال: کیا دوسروں کو اپنے شر سے بچانے پر اَحادیثِ مُبارکہ میں بھی تَرغیب آئی ہے؟

جواب: جی ہاں! حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا تم میں سب سے بہتر آدمی وہ ہے جس کے شر سے محفوظ رہا جائے اور اس سے بھلائی کی اُمید رکھی جائے اِس حدیثِ پاک کی شرح میں حضرت علّامہ عَبْدُالرَّءُوف مناوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: جو شخص بھلائی کے کام کرتا ہو، یہاں تک کہ لوگوں میں اسی حوالے سے جانا جاتا ہو، اسی شخص سے بھلائی کی اُمید

رکھی جاتی ہے۔ جس کی بھلائیاں زیادہ ہوں تو دِل اس کے شر سے محفوظ ہوتے ہیں، جب آدمی کے دِل میں اِیمان مضبوط ہوتا ہے تو اس سے بھلائی کی اُمّید رکھی جاتی ہے اور لوگ اس کی بُرائی سے محفوظ ہوتے ہیں، جب اِیمان کمزور ہوتا ہے تو بھلائی کم ہو جاتی ہے اور بُرائی غالب ہو جاتی ہے۔

مدینے کی طرف پھر کب روانہ قافلہ ہوگا

مدینے کی طرف پھر کب روانہ قافِلہ ہو گا
مجھے اِذنِ مدینہ کب مرے آقا عطا ہو گا

یقیناروزِ محشر صِرف اُسی سے خوش خدا ہو گا
یہاں دنیا میں جس نے مصطفٰے کو خوش کیا ہو گا

وُہی سَر بَر سرِ محشر بُلندی پائے گا جو سر
یہاں دنیا میں ان کے آستانے پر جُھکا ہو گا

کوئی ہفتہ نہ کوئی دن کوئی گھنٹا تو کیا افسوس
کوئی لمحہ بھی عِصیاں سے نہیں خالی گیا ہو گا

نہیں جاتی گناہوں کی شہا! عادت نہیں جاتی
کرم مولیٰ پسِ مُردَن نہ جانے میرا کیا ہو گا

فَقَط نیکوں پہ ہو گا گر کرم اے سرورِ عالم!
کہاں جائے گا وہ بندہ جو بد ہو گا بُرا ہو گا

تِرے رَحم و کرم پر آس میں نے باندھ رکھی ہے
بڑی اُمّید ہے آقا! کرم روزِ جزا ہو گا

نبی کے عاشِقوں کو موت تو انمول تحفہ ہے
کہ ان کو قبر میں دیدارِ شاہِ اَنبیا ہو گا

اندھیری گور ہے تنہا ہوں مجھ پر خوف طاری ہے
تم آؤ گے تو آقا دُور اندھیرا قبر کا ہو گا

فِرِشتے قبر میں پوچھیں گے جب مجھ سے سُوال آکر
مِرے لب پر ترانہ اِنْ شَآءَ اللہ نعت کا ہو گا

نبی کے عاشِقوں کی عید ہو گی عید محشر میں
کوئی قدموں میں ہو گا کوئی سینے سے لگا ہو گا

ترے دامانِ رَحمت کی کُھلے گی حشر میں وُسعت
وہ آآ کر چُھپے گا جو گنہگار اور بُرا ہو گا

تسلّی رکھ تسلّی رکھ نہ گھبرا حشر سے عطارؔ
تِرا حامی وہاں پر آمِنہ کا لاڈلا ہو گا

نہ گھبرا موت سے عطارؔ برزَخ میں تُو مِل لینا
وہاں غوثُ الوَرا ہونگے وہاں احمد رضا ہو گا

بُلالو پھر مجھے اے شاہِ بَحروبَر مدینے میں

بلالو پھر مجھے اے شاہِ بحر وبَر مدینے میں
میں پھر روتا ہوا آؤں تِرے دَر پر مدینے میں

میں پہنچوں کوئے جاناں میں گریباں چاک سینہ چاک
گرا دے کاش مجھ کو شوق تڑپا کر مدینے میں

سلامِ شوق کہنا حاجیو میرا ابھی رو رو کر
تمھیں آئے نظر جب روضۂ انور مدینے میں

پیامِ شوق لیتے جاؤ میرا قافِلے والو
سنانا داستانِ غم مری رو کر مدینے میں
مِرا غم بھی تو دیکھو میں پڑا ہوں دُور طیبہ سے
سُکوں پائے گا بس میرا دلِ مُضطر مدینے میں

نہ ہو مایوس دیوانو پکارے جاؤ تم ان کو
بُلائیں گے تمھیں بھی ایک دن سرور مدینے میں

بُلالو ہم غریبوں کو بُلا لو یا رسولَ اللہ
پئے شَبِیّر و شَبَّر فاطِمہ حیدر مدینے میں

خدایا واسطہ دیتا ہوں میرے غوثِ اعظم کا
دکھا دے سبز گنبد کا حسیں منظر مدینے میں

وسیلہ تجھ کو بو بکر و عمر، عثمان و حیدر کا
الٰہی تُو عطا کر دے ہمیں بھی گھر مدینے میں

مدینے جب میں پہنچوں کاش ایسا کیف طاری ہو
کہ روتے روتے گر جاؤں میں غش کھا کر مدینے میں

نِقا بِ رُخ الٹ جائے ترا جلوہ نظر آئے
جب آئے کاش! تیرا سائلِ بے پر مدینے میں

جو تیری دید ہو جائے تو میری عید ہو جائے
غم اپنا دے مجھے عیدی میں بلوا کر مدینے میں

مدینے جوں ہی پہنچا اشک جاری ہو گئے میرے
دمِ رخصت بھی رویا ہچکیاں بھر کر مدینے میں

مدینے کی جدائی عاشقوں پر شاق ہوتی ہے
وہ روتے ہیں تڑپ کر ہچکیاں بھر کر مدینے میں

کہیں بھی سوز ہے دنیا کے گلزاروں میں باغوں میں ؟
فَضا پُر کیف ہے لو دیکھ لو آ کر مدینے میں

وہاں اک سانس مل جائے یہی ہے زِیست کا حاصل
وہ قسمت کا دھنی ہے جو گیا دم بھر مدینے میں

مدینہ جنَّتُ الفردوس سے بھی اَولیٰ و اعلیٰ
رسولِ پاک کا ہے روضۂ انور مدینے میں

چلو چوکھٹ پہ ان کی رکھ کے سر قربان ہو جائیں

حیاتِ جاوِدانی پائیں گے مر کر مدینے میں

مدینہ میرا سینہ ہو مرا سینہ مدینہ ہو
مدینہ دل کے اندر ہو دلِ مُضطر مدینے میں

مجھے نیکی کی دعوت کیلئے رکھّو جہاں بھی کاش!
میں خوابوں میں پہنچتا ہی رہوں اکثر مدینے میں

نہ دولت دے نہ ثروت دے مجھے بس یہ سعادت دے
ترے قدموں میں مر جاؤں میں رو رو کر مدینے میں

عطا کر دو عطا کر دو بقیعِ پاک میں مدفن
مِری بن جائے تربت یا شہِ کوثر مدینے میں

مدینہ اس لیے عطارؔ جان و دل سے ہے پیارا
کہ رہتے ہیں مِرے آقا مِرے سرور مدینے میں

عرشِ عُلٰی سے اعلٰی میٹھے نبی کا روضہ

عرشِ عُلٰی سے اعلٰی میٹھے نبی کا روضہ [1]
ہے ہر مکاں سے بالا میٹھے نبی کا روضہ

کیسا ہے پیارا پیارا یہ سبز سبز گنبد
کتنا ہے میٹھا میٹھا میٹھے نبی کا روضہ

فِردوس کی بُلندی بھی چھُو سکے نہ اس کو
خُلدِ بَریں سے اُونچا میٹھے نبی کا روضہ

مکّے سے اِس لئے بھی افضل ہوا مدینہ
حصّے میں اِس کے آیا میٹھے نبی کا روضہ

کعبے کی عظمتوں کا مُنکِر نہیں ہوں لیکن
کعبے کا بھی ہے کعبہ میٹھے نبی کا روضہ

آنسو چھلک پڑے اور بے تاب ہو گیا دِل
جس وقت میں نے دیکھا میٹھے نبی کا روضہ

ہو گی شَفاعت اُس کی جس نے مدینے آ کر
خواہ اِک نَظر بھی دیکھا میٹھے نبی کا روضہ

بَادَل گھرے ہوئے ہیں بارِش برس رہی ہے ([2])
لگتا ہے کیا سُہانا میٹھے نبی کا روضہ ([3])

ہِجر و فِراق میں جو یارب! تڑپ رہے ہیں
اُن کو دِکھا دے مولیٰ میٹھے نبی کا روضہ

ہَژدہ ہزار عالَم کا حُسن اِس پہ قرباں
دونوں جہاں کا دُولہا میٹھے نبی کا روضہ

اُس آنکھ پر نہ کیوں کر قربان میری جاں ہو
جِس آنکھ نے ہے دیکھا میٹھے نبی کا روضہ

جِس وقت رُوح تَن سے عطار کی جُدا ہو
ہو سامنے خُدایا میٹھے نبی کا روضہ

ھیں صَف آرا سب حُور و ملک اور غِلماں خُلد سجاتے ھیں

ہیں صَف آرا سب حُور و ملک اور غِلماں خُلد سجاتے ہیں
اِک دھوم ہے عرشِ اعظم پر مِہمان خُدا کے آتے ہیں

ہے آج فلک روشن روشن، ہیں تارے بھی جگمگ جگمگ
محبوب خُدا کے آتے ہیں محبوب خُدا کے آتے ہیں

قربان میں شان وعَظمت پر سوئے ہیں چَین سے بستر پر
جِبریلِ امیں حاضِر ہو کر مِعراج کا مُژدہ سناتے ہیں

جِبریل امین بُراق لئے جنت سے زمیں پر آ پہنچے

بارات فِرشتوں کی آئی مِعراج کو دولہا جاتے ہیں

ہے خُلد کا جوڑا زیبِ بدن رَحمت کا سجا سہرا سر پر
کیا خوب سُہانا ہے منظر مِعراج کو دولہا جاتے ہیں

ہے خوب فَضا مہکی مہکی چلتی ہے ہوا ٹھنڈی ٹھنڈی
ہر سَمت سماں ہے نورانی مِعراج کو دولہا جاتے ہیں

یہ عِزّ و جلال اللہ! اللہ! یہ اَوج و کمال اللہ! اللہ
یہ حُسن و جمال اللہ! اللہ! مِعراج کو دولہا جاتے ہیں

دیوانو! تصوُّر میں دیکھو! اَسریٰ کے دولہا کا جلوہ
جُھرمٹ میں ملائک لیکر انہیں مِعراج کا دولہا بناتے ہیں

اقصٰی میں سُواری جب پہنچی جِبریل نے بڑھ کے کہی تکبیر
نبیوں کی امامت اب بڑھ کر سلطانِ جہاں فرماتے ہیں

وہ کیسا حسیں منظر ہوگا جب دولہا بنا سرور ہوگا
عُشّاق تصوُّر کر کر کے بس روتے ہی رہ جاتے ہیں

یہ شاہ نے پائی سعادت ہے خالق نے عطا کی زیارت ہے
جب ایک تجلّی پڑتی ہے موسیٰ تو غش کھا جاتے ہیں

جِبریل ٹُھہر کر سِدرہ پر بولے جو بڑھے ہم ایک قدم
جل جائیں گے سارے بال و پَر اب ہم تو یہیں رہ جاتے ہیں

اللہ کی رَحمت سے سرور جا پہنچے دَنا کی منزِل پر
اللہ کا جلوہ بھی دیکھا دیدار کی لذّت پاتے ہیں

مِعراج کی شب تو یاد رکھا پھر حشر میں کیسے بھولیں گے
عطارؔ اِسی اُمّید پہ ہم دن اپنے گزارے جاتے ہیں

مجھ کو درپیش ھے پھر مُبارَک سفر قافِلہ اب مدینے کا تیّار ھے

مجھ کو درپیش ہے پھر مُبارَک سفر
قافِلہ اب مدینے کا تیّار ہے
نیکیوں کا نہیں کوئی توشہ فقط
میری جھولی میں اَشکوں کا اِک ہار ہے

کچھ نہ سَجدوں کی سوغات ہے اور نہ کچھ
زُہد و تقویٰ مِرے پاس سرکار ہے
چل پڑا ہوں مدینے کی جانِب مگر
ہائے سر پر گناہوں کا انبار ہے

جُرم و عِصیاں پہ اپنے لَجاتا ہوا
اور اَشکِ نَدامت بہاتا ہوا
تیری رَحمت پہ نظریں جماتا ہوا
در پہ حاضِر یہ تیرا گنہگار ہے

تیرا ثانی کہاں !شاہِ کون و مکاں
مجھ سا عاصی بھی اُمّت میں ہو گا کہاں !
تیرے عَفُو و کرم کا شہِ دو جہاں !
کیا کوئی مجھ سے بڑھ کر بھی حقدار ہے؟

یا نبی! تُجھ پہ لاکھوں دُرُود و سلام
اس پہ ہے ناز مجھ کو ہوں تیرا غلام
اپنی رحمت سے تُو شاہِ خیرُ الانام
مجھ سے عاصی کا بھی ناز بَردار ہے

مجرِموں کو شہا! بخشواتا ہے تُو
اپنی اُمّت کی بگڑی بناتا ہے تُو

غم کے ماروں کو سینے لگاتا ہے تُو
غمزدوں بے کَسوں کا تُو غمخوار ہے

سَر وَرِ انبیاء رحمتِ دوسَرا
تُو ہی مُشکِل کُشا تُو ہی حاجت روا
جب بھی سَر پر مِرے کوئی ٹُوٹی بَلا
اِذنِ رب سے تُو میرا مددگار ہے

زیرِ جسمِ مُبارَک کبھی بوریا
ہاتھ تکیہ ہے بستر کبھی خاک کا
جان و دِل سادَگی پر ہوں اُس کی فِدا
جو کہ سارے رسولوں کا سردار ہے

دو تڑپنے کا آقا قرینہ مجھے
دے دو خستہ جِگر چاک سینہ مجھے
چشمِ تر دے دو شاہِ مدینہ مجھے
تیرے غم کا یہ بندہ طلب گار ہے

ٹھوکریں دَربدر کب تک اب کھاؤں میں
پھر مدینے مُقدّر سے جب آؤں میں
کاش! قدموں میں سرکار مر جاؤں میں
یا نبی! یہ تمنائے بدکار ہے

سُنّتیں مصطفٰے کی تُو اپنائے جا
دِین کو خوب محنت سے پھَیلائے جا
یہ وَصیّت تُو عطارؔ پہنچائے جا
اُس کو جو اُن کے غم کا طلبگار ہے

شورِ مہِ نَو سن کر تجھ تک میں دَواں آیا

شورِ مہِ نو سن کر تجھ تک میں دَواں آیا
ساقی میں ترے صدقے مے دے رمضاں آیا

اس گل کے سوا ہر پھول با گوش گراں آیا
دیکھے ہی گی اے بلبل جب وقتِ فغاں آیا

جب بامِ تجلّی پر وہ نیّرِ جاں آیا
سر تھا جو گرا جھک کر دل تھا جو تپاں آیا

جنّت کو حَرَم سمجھا آتے تو یہاں آیا
اب تک کے ہر اک کا منھ کہتا ہوں کہاں آیا

طیبہ کے سوا سب باغ پامالِ فنا ہوں گے
دیکھو گے چمن والو! جب عہدِ خزاں آیا

سر اور وہ سنگِ در آنکھ اور وہ بزمِ نور
ظالم کو وطن کا دھیان آیا تو کہاں آیا

کچھ نعت کے طبقے کا عالم ہی نرالا ہے
سکتہ میں پڑی ہے عقل چکر میں گماں آیا

جلتی تھی زمیں کیسی تھی دھوپ کڑی کیسی
لو وہ قدِ بے سایہ اب سایہ کناں آیا

طیبہ سے ہم آتے ہیں کہیے تو جناں والو
کیا دیکھ کے جیتا ہے جو واں سے یہاں آیا

لے طوقِ اَلم سے اَب آزاد ہو اے قُمری
چٹھی لیے بخشش کی وہ سَروِ رواں آیا

نامہ سے رضاؔ کے اَب مٹ جاؤ بُرے کامو
دیکھو مِرے پلّہ پَر وہ اَچھے میاں آیا

بدکار رضاؔ خوش ہو بد کام بھلے ہوں گے

وہ اَچھے میاں پیارا اَچھوں کا میاں آیا